دارالافتاء جامعہ مدنیہ لاہور

مستفتیین و مستفسرین کے اسماء گرامی خود ان کی ہی مصلحت کے پیشِ نظر محذوف ہیں۔

: مجیب و مفتی :

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الواحد زید مجدہم ، مدرس و نائب مفتی جامعہ مدنیہ

سوال

فرضوں کے بعد دعا کرنے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا عام طور سے لوگوں میں معمول ہے اور مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب نفائس مرغوبہ میں بھی اس کے حق میں دلائل لکھے ہیں، لیکن اب کچھ ایسے مضامین و رسائل بھی دیکھنے میں آتے ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ فرضوں کے بعد دعا میں ہاتھ نہیں اٹھانے چاہییں اور جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں ان کے بعد اللّٰھم انت السلام الخ اور تین بار استغفار سے زیادہ دیر بیٹھنا مکروہ ہے۔ اگر ہمارا معمول یہ طریقہ صحیح ہے تو ہمارے لیے باعثِ اطمینان چند ایک وجوہات ذکر کر دی جائیں۔

الجواب باسم ملھم الصواب حامدًا و مصلیًا

فرضوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے، بلکہ مستحب ہے۔ اس بارے میں چند ایک نکات ذکر کیے جاتے ہیں :

۱ : حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ نفائس مرغوبہ میں اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ "استحباب الدعوات عقیب الصلوات" میں اس مسئلہ پر تفصیل سے مدلل کلام کیا ہے جو کہ کافی و شافی ہے۔ ان کے کلام کا حاصل یہ ہے کہ فرض نمازوں کے بعد امام اور مقتدی دونوں ہی ہاتھ اٹھا کر دعا کریں اور اس دعا کے لیے اللّٰھم انت السلام اور تین مرتبہ استغفار کی مقدار تقریبی و تخمینی ہے۔ جس میں اگر تھوڑا اضافہ کیا جائے تو مضائقہ نہیں۔

۲ : مولانا مفتی کفایت اللہ رحمہ اللہ کے رسالہ نفائس مرغوبہ کی تائید کرنے والوں میں حضرت شاہ عبد الرحیم رائے پوری رحمہ اللہ ، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ ، حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن رحمہ اللہ ، حضرت مولانا سیّد اصغر حسین رحمہ اللہ ، حضرت مولانا سیّد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ اور حضرت

مولانا عبداللطیف مظاہری رحمہ اللہ وغیرہم شامل ہیں۔

ظاہر ہے کہ تائید کرنے والے ان حضرات کا اپنا عمل بھی اسی کے موافق ہوگا اور پھر ان حضرات کے سامنے اپنے اساتذہ اور بڑوں کا عمل بھی ہوگا۔ ان بڑوں میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ حضرت مولانا محمدؒ قاسم نانوتوی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ ہیں۔ اور یہ بات ناقابلِ فہم اور ناقابلِ اعتبار ہے کہ ان اکابر کا عمل ان تائید کرنے والے حضرات کے عمل سے مختلف ہو، کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو تائید کرنے والے اپنے ان اکابر کے عمل کے خلاف نہ کرتے، کیونکہ یہ اکابر سنّت و بدعت اور جائز و ناجائز کے معاملہ میں انتہائی حسّاس تھے۔ ان کے بارے میں یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اس کثیر الوقوع عمل کے بارے میں غلط فہمی میں مبتلا رہے ہوں یا ان کو اصل مسئلہ کی تحقیق نہ ہو۔

لہٰذا ان اکابر کا عمل ہمارے لیے باعثِ اطمینان ہے کہ فرض نمازوں کے بعد دعا کرنا اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بلا دلیل اور ناجائز نہیں ہے۔

۳ : آداب الدعا سے متعلق جو ضابطہ بنتا ہے وہ اس طرح ہے کہ مختلف اوقات کے لیے جو دعائیں اور وظائف منقول ہیں ان میں یہ رعایت برتی گئی ہے کہ آدمی اپنی مشغولیتوں میں رہتے ہوئے ان کو پڑھ لے خواہ وہ بیت الخلاء میں داخل ہونے کی وقت کی ہوں یا اس سے باہر نکلنے کے وقت کی ہوں، کھانے سے فارغ ہونے کی ہوں یا سواری پر چڑھتے اُترتے وقت کی ہوں۔ جماع کے وقت کی ہوں یا انزال کے وقت کی ہوں وغیرہ ظاہر ہے کہ ان مشغولیتوں میں رہتے ہوئے دعا کرنے کے لیے ہاتھ اٹھانا دشوار ہے اور سلف و خلف سے منقول بھی نہیں۔

ان کے برعکس وہ دعا جس کے لیے آدمی وقت نکال کر اور اپنے آپ کو فارغ کر کے کرے اس میں آدابِ دعا کو ملحوظ رکھنا مستحب ہے اور آداب دعا میں سے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بھی ہے۔

فرضوں کے بعد جو دعا ہے وہ دوسری قسم کے قبیل سے ہے، کیونکہ اس وقت آدمی کسی اور کام میں مشغول نہیں ہوتا اور اس کے پیشِ نظر اس وقت دعا کا عمل ہی ہوتا ہے اور اس کے لیے وہ اپنے آپ کو فارغ کیے بیٹھا ہوتا ہے، لہٰذا اس وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ضابطہ کے مطابق بھی ہے۔

فرضوں کے بعد کی دعا کے پہلی قسم میں داخل نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ پہلی قسم کے اذکار و

ادعیہ منقول اور متعین ہیں۔ منقولہ دعاؤں اور اذکار کو پڑھنے سے ہی ان اوقات کے اذکار اور دعائیں ادا شمار ہوں گی۔ اگر ان کی جگہ کسی اور مضمون کی دعا پڑھے تو اس وقت کے ذکر اور دعا کی ادائیگی شمار نہ ہوگی۔ اس کے برعکس اگرچہ فرضوں کے بعد کی بعض دعائیں اور اذکار منقول ہیں، لیکن فرضوں کے بعد کی دعا کا عمل ان منقولات پر موقوف نہیں ہے، بلکہ اگر اپنی حاجت کی کوئی اور دعا کر لی تب بھی فرضوں کے بعد کی دعا کا عمل حاصل ہو جائیگا۔ غرض فرضوں کے بعد کی دعا میں ہاتھ اٹھانا ضابطہ کے مطابق بھی ہے۔

انتقالِ پُرملال

ماہِ اگست میں حضرت مولانا اجمل خانصاحب مدظلہم کی والدۂ محترمہ اپنے آبائی گاؤں میں طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ نے ماشاء اللہ لمبی عمر پائی تھی۔ بہت عابدہ زاہدہ خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرما کر بلند درجات نصیب فرمائے۔ مولانا اور دیگر پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق نصیب فرمائے۔ ادارہ مولانا کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

گذشتہ ماہ ۲۳ ستمبر کی شام مہتمم مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ اِنا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم علماء کے حلقہ میں بہت قابلِ قدر سمجھے جاتے تھے۔ ساری عمر دینی خدمات کے لیے وقف رہے۔ حضرتِ اقدس بانی جامعہ سے قدیم نیازمندانہ تعلق تھا۔ جامعہ سے بھی بہت قلبی لگاؤ رکھتے تھے۔ جب کبھی لاہور تشریف لاتے تو جامعہ ہی میں قیام فرماتے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کی خدمات کو قبول فرما کر اپنے ہاں بلند درجات سے سرفراز فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔